SOME ONE IS COMING.

محبوب آتا ہے

مصنفہ

پادری جان میکینل صاحب

مترجمہ

مس ایم اے رائڈر صاحب

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انار کلی لاہور

۱۹۲۲ء

فہرستِ مضامین

"جو باتیں اِن کے بعد ہونے والی ہیں" (مکاشفہ ۱:۱۹)

۱۔ زمانے کا دَور

۲۔ "پَروسیا" خداوند خود ہی آئیگا۔ دُولہا اپنی دُلہن کو لینے کے لئے آئیگا۔

۳۔ پہلی قیامت

ا۔ جو مسیح میں ہو کے مُوئے اُٹھائے جائینگے۔

ب۔ جو خداوند کے آنے تک زندہ رہینگے سو بدل جائینگے۔

ج۔ جو مُردے اُٹھائے گئے۔ اور جو زندہ مبدّل ہوئے۔ سو دونوں ایک ساتھ اوپر اُٹھائے جاتے ہیں۔

د۔ جو تیار نہ تھے۔ سو پیچھے چھوڑے جائینگے (متی ۲۵:۱۰) وہ دُلہن کے بیرونی اندرونی جلال میں شریک ہونے سے رہ جائینگے۔ اور اُن پر "بڑی مصیبت" آ پڑیگی (مکاشفہ ۷:۱۴)

۴۔ مسیح کے ہوا میں آنے سے پیشتر بنی اسرائیلیوں کے دو فرقوں کی واپسی اور اس کے ہوا میں آنے کے بعد کُل بنی اسرائیلیوں کی بحالی۔

۵۔ زمین پر بہت سے لوگ "بڑی مصیبت" کے دنوں میں ایمان لائیں گے (مکاشفہ ۷ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۹ وغیرہ)

۶۔ جس وقت کہ زمین پر "بڑی مصیبت" کا غضب ہو رہا ہے۔ دیانتدار مسیح کے

تختِ عدالت یعنی "بیما" کے سامنے ظاہر کئے جاتے ہیں۔

۷۔ مسیح اور اُس کے برگزیدوں کا دنیا پر ظہور

سفید گھوڑے پر ایک سوار کے جلالی ظہور سے "خداوند کا دن" شروع ہوتا ہے۔ جبکہ مجسم مسیح اور اُس کے پیروؤں کی عدالت کی جاتی ہے۔ بعد اس کے جلال کے تخت کے سامنے زندہ قوموں کی عدالت ہوتی ہے۔

۸۔ مسیح ہزار سال تک زمین پر بادشاہی کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس پورے عرصے کی ہر گھڑی زمین پر نہ ہوگا۔

۹۔ "بڑے سفید تخت" کے سامنے ناراست مُردوں کی عدالت

نئے عہد نامے کے ۲۶۰ بابوں میں خداوند کے آنے کا ذکر ۳۰۰ مرتبہ کیا گیا ہے۔ کیا اس بات سے اس مضمون کی بڑی اہمیت ظاہر نہیں ہوتی؟

کُتبِ مُستوجِبِ الثّوب
۲۰۱۵

محبوب آتا ہے

پہلا باب (۱)

وقت نامعلوم

اس چھوٹی کتاب کا منشا یہ نہیں ہے کہ محبوب کے آنے کا معین وقت بتائے۔ ایسا کرنے سے بہت نقصان ہوا ہے۔ مقرر کی ہوئی تاریخیں آئیں اور گذر گئیں۔ اور واقعہ کچھ نہ ہوا۔ اور اس طرح سے ہمارے خداوند کا آنا ملتوی سمجھا گیا۔ جو اس کے آنے کی تاریخ اور وقت ٹھیرانا چاہتے ہیں۔ وہ کلام اللہ کے الٹ پلٹتے ہیں۔ جو ان چھپی ہوئی باتوں کو کھوجنا چاہتے ہیں جو صرف خداوند کا ہی حق ہیں۔ "اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔" مرقس ۱۳: ۳۲

لیکن جو لوگ اس بات کے بارے میں بالکل بے پرواہ رہتے ہیں۔ وہ اس وجہ سے رہتے ہیں کہ اوروں نے بغیر کلام اللہ کی سند سے اس کا ذکر کیا ہے وہ اپنے حق میں اور کلام اللہ کے حق میں نادانی کرتے ہیں۔ کیا حقیقت میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے کا ذکر کلام اللہ میں پایا جاتا ہے؟ بیشک سب لوگ جو درحقیقت بائبل شریف کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ خدا نے ضرور پہلے سے اس ماجرے کی خبر دی ہے! اور ہر ایک مسیحی کا فرض یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دریافت کرے کہ خدا نے ہمیں اس خاص بات کے بارے میں کیا کچھ فرمایا ہے۔ اگر خدا کی دانست میں اچھا تھا۔ کہ اس بات کے بارہ میں اپنی مرضی روشن کرے تو ضرور ہمارے لئے بھی اچھا ہے کہ ہم اسے دریافت اور معلوم کریں۔

تاکہ ہماری روحانی ترقی ٹھیک طور سے ہو۔ ہمارے لئے اچھا ہے کہ ہم سچائی کے میزان کو بحال رکھیں۔ بعض لوگ بائبل شریف کی ایک بات کو پکڑ کے اسی ہی کو مد نظر رکھتے ہیں۔ اور دوسری باتوں کے بارے میں جو اس کے ہم پلہ ہیں بے پرواہ رہتے ہیں۔ نئے عہد نامے میں ہمارے خداوند کے آنے کا بہت ذکر ہے۔ اس کے دو سو ساٹھ بابوں میں اس کا ذکر تین سو دفعہ آتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک ایماندار اس بات سے بخوبی آگاہ ہو جائے۔ جس کی اتنی قدر خدا کے روح پاک نے کی ہے۔

ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس بات کی تہ تک تحقیق کریں۔ بلکہ اس کی بنیادی باتوں کو ترتیب سے بتلائیں۔ ہم صرف انہی باتوں پر غور کریں گے جو کہ ہونے والی باتوں کے بارے میں صفائی سے بتلائی گئی ہیں۔ اور اس کے بڑے بڑے ماجرے ہیں۔ خداوند کے آنے کے طور اور مقصد کا ذکر کیجئے

آئیگا - پہلے ہم یاد رکھیں کہ وہ ضرور آنے والا ہے ۔

اے پڑھنے والے! ایسے بڑے بھاری ماجرے کے سامنے تمہارے دل کا کیا حال ہے؟ کیونکہ خدا کا وہ فضل ظاہر ہوا ہے۔ جو سارے آدمیوں کی نجات کا باعث ہے اور ہمیں تربیت دیتا ہے تاکہ بے دینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گذاریں (ططس ۲: ۱۱-۱۲)

خدا کا روح پاک ہمیں سکھاتا "ہے کہ ہم نہ صرف راستی سے زندگی گذاریں۔ بلکہ اس کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں" (ططس ۲: ۱۳) کیا ہم اسی طرح کا انتظار کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو ہم نافرمان ہیں اور اس نافرمانی کے سبب سے مجرم ہیں۔ اس کے سوا اگر ہم اس کے آنے کے انتظار میں نہیں ہیں تو ہم اس کے ظاہر ہونے کے آرزومند" (دوسرا تمطاؤس ۴: ۸) کس طرح ہو سکتے ہیں؟ ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کی آرزو رکھیں جیسا کہ کوئی وفادار بیوی اپنے پیارے خاوند کے دیدار کا شوق رکھتی ہے جو کہ دیر سے اس سے جدا ہوا ہوا ہے۔ ہم یاد رکھیں کہ صرف انہی سے "جو اس دن پہ؟" راستبازی کے تاج کے ملنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ جو اس طرح سے اس کے آنے کی دلی آرزو رکھتے ہیں تو ہمارے لئے نہایت ہی ضروری ہے کہ ہم اس کی انتظاری میں رہیں۔

تو ہمیں کس نے فرمایا گیا کہ ہم اس کے آنے کی انتظار اور آرزو کریں۔ ہمیں امید ہے کہ اس کا آنا تھوڑے دنوں میں واقع ہو گا۔!

دوسری بات یہ۔ کہ اگر مسیح نہ آئیگا جب تک کل دنیا مسیح پر ایمان لائے تو ضرور ہم غلطی کھاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سوال کرتا ہے کہ کیا ابن آدم آ کے زمین پر ایمان پائیگا؟ (لوقا ۱۸: ۸)

تیسری بات یہ۔ کہ وہ فرماتا ہے "بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کیلئے گواہی ہو۔ تب آخر ہو گا" (مقدس متی ۲۴: ۱۴) جب کل دنیا ایمان لائیگی؟ پر جب تمام دنیا میں گواہی کے لئے انجیل کی منادی ہو گی" کلام اللہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روح القدس اسلئے نہیں آیا کہ کل دنیا کو ایماندار بنائے۔ یسوع مسیح گنہگاروں کے بچانے کیلئے دنیا میں آیا۔ اور وہ کامیاب ہوا۔ روح القدس اس لئے دنیا میں آیا کہ غیر قوموں میں سے اپنے نام کیلئے ایک امت بنائے۔ (اعمال ۱۵: ۱۴) تاکہ وہ کلیسیا کو تیار کرے۔ وہ اپنے کام میں ویسا ہی کامیاب ہو گا جیسا کہ مسیح اپنے کام میں کامیاب ہوا تھا۔

یہ لفظ "کلیسیا" خود ہی اس سوال کا جواب ہے۔ وہ یونانی زبان میں "اکلیسیا" ہے جس کے معنے ہیں "بلائے گئے" روح القدس کا یہ کام ہے۔ کہ وہ ایک کلیسیا بنائے۔ نہ کہ وہ کل دنیا کو نئی بنائے۔ بلکہ دنیا میں سے ایک امت کو بنائے۔ ہر ایک شخص جو ایمان لاتا ہے۔ چاہے کسی ملک کا ہو۔ بلایا گیا ہے۔ اور وہ ایک زندہ گواہ ہے کہ روح القدس خدا کے ارادوں کے مطابق کام کر رہا ہے اور چاہیے کہ ہم اس کے ہم خدمت ہوں۔ ہر ایک شخص جو ایمان لاتا ہے سو مسیح خداوند کا آنا نزدیک لاتا ہے۔ یہ خیال کیسا تسلی بخش ہے۔ ہر ایک کلمہ جو خدا کی طاقت سے مارا جاتا ہے۔ سو کامیاب ہو گا۔ ہم خدا کو نہیں مار رہے ہیں۔ بلکہ ایک مبارک اور جلالی مقصد کی خاطر ہم روح القدس کے ساتھ ہی ہم خدمت ہیں۔ ہر ایک پڑھنے والا اس بات کو بخوبی سمجھے کہ خدا کے

ارادوں میں روح القدس کا کام کیا ہے؟ تب ہی کئی مشکل باتیں آسان ہو جائینگی۔ اور ہم اُس کی پہچان میں ترقی کر سکینگے۔

پنتیکوست کے دن پر روح القدس نے اپنا کام شروع کیا تھا تب سے آج تک وہ کام کر رہا ہے۔ جب بلائے ہوؤں کی گنتی پوری ہو جائیگی تب مسیح کا بدن یعنی اُس کی دُلہن کامل ہو گی۔ اور روح القدس کا کام تمام ہوگا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کب ہوگا۔ شاید جب پڑھنے والا اس رسالے کو پڑھ رہا ہے وہ گھڑی آ جائیگی۔ اور شاید اب تک دُولہا دیر کریگا۔ لیکن عین وقت پر وہ گھڑی ضرور آئیگی اور پھر جس طرح خداوند یسوع مسیح نے پہلے کہا تھا اُسی طرح روح القدس بھی کہیگا۔ کہ "جو کام تو نے مجھے کرنے کو دیا تھا۔ اس کو میں نے تمام کیا۔" پھر کیا واقع ہوگا؟ یہ کہ "خداوند خود آسمان سے اُتر آئیگا۔ اُس وقت للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دیگی اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا۔"

(۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶)

آسمان پر خداوند جانتا ہے کہ زمین پر خدا روح القدس کیا کام کر رہا ہے۔ اور جب اُس کی دُلہن اُس کے لئے تیار ہو گی تو وہ اُس کے ملنے کے لئے ہوا میں اُتریگا۔ دُولہا اپنے بیاہ کے دن میں عین مقرری وقت سے زیادہ ایک پل بھی دیر نہ کریگا۔

روح اور دُلہن دونوں دُولہے سے کہتی ہیں۔ کہ "آ"۔ اور گنہگار سے کہ "جو کوئی چاہے سو آوے"۔ افسوس وہ کیسے بیوقوف ہیں جو اس بلاہٹ سے منکر ہیں۔ خدا کی کل خلقت میں سب سے بڑے جلال تک وہ پہنچ سکتے ہیں۔ یعنے اس جلال کو کہ وہ "برّے کی دُلہن" میں شامل ہوں۔ اگر اس کتاب کا کوئی پڑھنے والا اب تک روح سے پیدا نہ ہوا ہو۔ اگر اس نے اب تک

روح کی بلاہٹ کو قبول نہ کیا تو میں منت کرتا ہوں کہ زندگی کے سب سے بڑے جلال سے رہ نہ جاؤ۔ زندہ ایمان سے فوراً مسیح کو قبول کرو۔ جب تک کہ تم دیری کرتے ہو۔ شاید برگزیدوں کی گنتی پوری ہو جائیگی۔ اور دولہا اپنی دُلھن کو لینے کے لئے آیا ہوگا۔ اور پھر تم کو یہ موقعہ کبھی نہ ملیگا کہ تم اُس کی دُلھن میں شامل ہو جاؤ۔

دُلھن میں فقط وہی شامل ہونگے جو خداوند کے ہوا میں اُترنے سے پیشتر بلائے گئے۔ یعنی وہ جو اُٹھائے جانے سے پیشتر مر کر پیدا ہوئے۔ وہ بھی ضرور مبارک ہیں۔ جو برگزیدوں کے اُٹھائے جانے کے بعد ایمان لائینگے لیکن وہ کلیسیا کے زمانے کی مبارک حالت تک نہ پہنچینگے۔ کیونکہ صرف وہی دُلھن ہیں۔

اس بات پر خاص غور کرو۔ کہ جب خداوند اپنے برگزیدوں کو لینے کے لئے آئیگا تو خود اپنے جسم اور شخصیت میں آئیگا۔ خداوند خود ہی اُتریگا۔ یونانی زبان میں لفظ پروسیا کے معنے ہیں۔ حضوری اور یہ غیر حاضری کے متقابل ہے اور لفظ پروسیا نئے عہدنامے میں ہر جگہ مستعمل کیا جاتا ہے۔ جہاں مسیح کا آنا اپنے برگزیدوں کو لینے کے لئے مذکور ہے۔ اور نہ دُلہن کا آنا اپنے برگزیدوں کو ساتھ لے کر۔ پھر غور کرو۔ کہ وہ زمین پر نہیں بلکہ ہوا میں اُتریگا۔ کس مقصد سے؟ نہ اس لئے کہ وہ دُنیا پر عدالت کرے بلکہ اپنوں سے ملنے کے لئے " اُن کو اپنے پاس لے جانے کے لئے (انجیل یوحنا ۱۴: ۳ حاشیہ) نہ اُن کو میٹنگ کے لئے بلکہ اُن کو قبول کرنے کے لئے۔ ان دو لفظوں میں امتیاز کرو۔ کہ جب مسیح خداوند نے کہا کہ میں پھر آؤنگا " اور تمہیں اپنے پاس لے لونگا۔ تو اس کے معنے ہمارے دشمن موت کے آنے سے پورے نہیں ہو سکتے۔ کلام اللہ کی باتوں کو ملحوظ خاطر کرو۔ موت کے وقت برگزیدے اُس کے پاس جاتے ہیں۔ وہ اُن کو لینے کے

لینے نہیں آتا۔ نہ کوہ۔ بلکہ آسمان پر ہمارا ملن کا مقصد ہے۔

وہ خود ہی آئیگا۔ جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے۔ ہم اُسی کی انتظاری میں ہیں۔ اُس کے آسمان پر چڑھنے کے وقت اُن دونوں فرشتوں نے صاف کہا تھا۔ کہ "یہی یسوع اِسی طرح پھر آئیگا۔ جس طرح تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا" (اعمال ۱: ۱۱)

دس کنواریوں کی تمثیل میں اُس کے آنے کا مقصد بڑی صفائی سے بتلایا گیا ہے۔ کہ "دیکھ دُولہا آتا ہے"۔ اور نہ کہ "دیکھو منصف آتا ہے"۔ وہ جو تیار تھیں اُس کے ساتھ شادی کے گھر میں چلی گئیں۔ اور فوراً "دروازہ بند کیا گیا"۔ (متی ۲۵: ۱۰-۱۲) میں فرمایا گیا کہ ہم دُولہے کے آنے کے انتظار میں رہیں۔ اور نہ اُس بڑے سفید تخت کے انتظار میں۔ ان باتوں کی روشنی کو لیکر ہم دوسرے فرشتوں پر بھی بخوبی غور کریں۔

تیسرا باب (۳)

پہلی قیامت

ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ

۱۔ مسیح خود ہی آئیگا

۲۔ وہ جلد آئیگا

۳۔ وہ اپنوں کو قبول کرنے کے لیے آئیگا۔

اب ہم اُن واقعات پر غور کریں جو اُس کے بعد میں اُترنے کے ساتھ ہی ہونگی جو خداوند خود مقرب فرشتے کی آواز کے ساتھ خدا کا نرسنگا پھونکتے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آٹھواں باب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اُس میں شامل ہے۔ اور اُس بڑے سفید تخت سے اُس کا خاتمہ ہو گا۔ حضرت پطرس اُس "دن" کے خاتمے کا بیان کرتا ہے (۲ پطرس ۳: ۱۰-۱۵)۔ لیکن وہ ہمیں یہ نہیں بتلاتا۔ کہ آیا اُس "دن" کے شروع میں یا اُس کے آخر میں آسمان اور زمین جل جائینگے۔ لیکن دوسرے نوشتوں سے یہ خبر ہمیں ملتی ہے۔ اس پہلے "دن" کا بیان ہمیں مکاشفہ بیس باب میں ملتا ہے۔ وہاں یہ بیان ہے کہ اس "دن" کی درازی ہزار سال تک رہیگی۔ اور کہ جو کچھ حضرت پطرس بیان کرتا ہے۔ سو اس "دن" کے آخر میں واقع ہوگا۔ اس دن کے پو پھٹنے پر راستباز مُردے جلائے جاتے اور زندہ ہو کر پورے ہزار سال کے عرصے تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرینگے۔ لیکن اس "دن" کے خاتمہ پر ناراست مُردے جیسا کہ ہم پڑھ چکے ہیں۔ کہ جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہو گئے "باقی مُردے زندہ نہ ہوئے" اپنی قبروں سے اٹھائے جاتے ہیں۔ اور بڑے سفید تخت کے سامنے ان کی عدالت کی جاتی ہے۔ تب آسمان اور زمین گذر جاتے ہیں۔ اگر ہم خدا کے کلام کی باتوں پر ٹھیک جیسا کہ اُس میں لکھی ہوئی ہیں۔ غور کرتے۔ تو اُن کے معنے کیسے صاف ہو جاتے۔ اور اُن کی بابت غلط کرنے سے ہم کتنا نقصان اٹھاتے ہیں۔

خدا کے کلام کی باتوں کو اُن کے قرینوں سے جدا نہ کرنا چاہئے۔ اور اُن کے ایسے معنے نکالنا چاہئے۔ جو کہ روح القدس نے اُن میں کبھی نہ ڈالے تھے اور نہ اُن کی آیتوں کے معنے کو ایسے شخصوں یا جگہوں یا وقتوں یا باتوں سے نسبت دینی چاہئے۔ جن سے اُن کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ خداوند یسوع کی دوسری آمد کے واقعات پر غور کرنے اور تحقیق کرتے وقت ان باتوں کو تاکید اپنی یاد میں رکھنا چاہئے۔

سستی کریں؟ جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ جو پیچھے رہ جائینگے۔ سو کس قدر نقصان اُٹھائینگے۔ اور کس قدر دکھ پائینگے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم پہلے کی نسبت بہت زیادہ کوشش کریں گے۔ کہ اُن لوگوں کا شمار سو گنا بڑھایا جائے۔ جو کہ اُس کے آنے پر تیار ہونگے۔ جو جانتے ہیں کہ دنیا پر فتویٰ ہو چکا۔ اور کہ وہ ہلاکت کو جا رہی ہے۔ وہ آگے سے زیادہ محنت کریں گے۔ تاکہ اس کے تباہ ہونے سے پیشتر (پہلے) اور بھی جانیں بچ جائیں!

اے پیارے مسیحی بھائیو۔ صرف تمہارے ہی پاس ۲۰۰ برکتیں ہیں۔ جو کہ پیشینگوئیوں کے مطالعہ (دریافت) کے لئے ضروری ہیں۔ یعنی نجات کی خاطر بھی اور روح القدس کا دل کے اندر رہنا۔ پیشتر نجات کی خاطر بھی کہ ہم کس طرح اطمینان کے ساتھ ان پیچیدہ واقعات کو جو کہ ہونے والے ہیں سمجھ کر سکیں!

اگر ہم اُس جلال پر غور کریں۔ جس میں وہ جو مسیح کے ہیں۔ اس کے ہم وارث ہونگے۔ اس کے آنے کے ظہور میں شامل ہونگے۔ تو اس خوبی سے ہم کو کس طرح خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہمیں اس بات کا شک ہوتا کہ کیا ہم بھی آخر میں شامل ہوں، جو کہ فضل کے وسیلے سے اس جلال کے وارث ہونگے؟ لیکن مسیح پر توکل کرکے اور باپ کی محبت کا یقین کرکے ہم اطمینان کے ساتھ پیشینگوئیوں کی سب باتوں کو دریافت کر سکتے ہیں۔ ہم نہ فقط اس دن کے جلال کا بیان پڑھینگے۔ بلکہ اسے آنکھ سے دیکھیں گے جبکہ آسمان کھل جائیگا۔ اور مسیح عدالت اور جنگ کرنے کے لئے سفید گھوڑے پر سوار ہوکر نکلیگا۔ کیونکہ ان واقعات کو ہم بچشم خود دیکھیں گے نہ فقط تماشائیوں کی حیثیت سے۔ بلکہ اس کے کام میں شریک ہونے کی حیثیت

نے کے حوض میں زور زور سے جا بیٹھے۔ مسیح وہی نجات کی کشتی ہے جو کہ آنے
والے طوفان میں صحیح سلامت رہیگی۔ تم کو قبول کرنے کے لئے مسیح نے ہاتھ
بڑھائے ہوئے ہیں۔ آسمان کے بادلوں کے ساتھ اُس کا آنا۔ یہی بات اب
دنیا کے سامنے ہے۔ دو ہزار سال کے بعد۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ تمہاری
ہی آنکھیں آسمان کو کھلا ہوا۔ اور ابن آدم کو نور اور رعب کا لباس پہنے
ہوئے اپنے لاکھوں برگزیدوں کے ساتھ اُترتے ہوئے دیکھیں گے۔ تاکہ
وہ زندہ و مردوں کی عدالت کرے۔ اور اِن میں شاید تم بھی شامل ہو گے۔
اس مظلوم اور کراہتی ہوئی زمین کے لئے ایک مبارک حالی اور کامل صبح کا
دن آنے والا ہے۔ لیکن وہ اس کی آمد کے بعد ہو گا۔ نہ خاص و عام کی ترقی
کے ذریعے سے نہ عقل و حکمت کے چلانے سے۔ نہ علم و دانش کے بڑھانے سے
اور نہ انجیل کی منادی کے وسیلے سے۔ بلکہ آسمان سے ہمارے خداوند یسوع مسیح
کی آمد کے ذریعے سے وہ دن آئیگا۔ بادلوں کے ساتھ اُس کا آنا ہر ایک جان
کے لئے۔ جس نے مسیح کو قبول نہ کیا ہو گا۔ عدالت اور ہلاکت کا دن ہو گا۔ جلد
نجات دہندہ کے قدموں پر آؤ۔ مسیح کی پناہوں میں بھاگنے کی دیر ہی مت کرو۔
کیونکہ وہی اکیلا تمہاری پناہ ہے۔ جس نے فرمایا ہے کہ "جو میرا کلام سنتا ہے
اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ اور اس پر
سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔
"اور پھر" خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی۔ کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا
تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے"
خدا نے پیار کیا اور خدا نے بخش دیا۔ تم ایمان لاتے اور تم پاتے ہو۔

كُتُبِ مُسْتَوجِبِ الثَّوب
٢٠١٥